117

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۵

روزنامہ الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت فی پرچہ دو پیسے

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | ۱۸ شعبان ۱۳۵۶ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۴۸

احرار کی مسلمانوں سے ایک اور غداری اور قوم فروشی

احرار کا نامۂ اعمال قومی غداریوں اور ملت فروشیوں سے داغ داغ ہے۔ گزشتہ چند سال میں احرار نے مسلمانوں کو مذہبی اور سیاسی لحاظ سے جو نقصانات پہونچائے۔ وہ نہایت ہی رنج افزا۔ اور اور تکلیف دہ ہیں۔ جب سے لیڈران احرار نمودار ہوئے ہیں۔ ان کے دو ہی شغل چلے آتے ہیں۔ یا تو یہ کہ مسلمانوں کے خلاف اغیار کے آلۂ کار بن کر قومی غداری کے مرتکب ہوں۔ یا پھر مسلمانوں کو ایک دوسرے سے الجھا کر۔ اور فتنہ و فساد پیدا کر کے اپنا اُلو سیدھا کریں۔ گزشتہ چند سالوں میں جب کانگرس عملی لحاظ سے معطل رہی۔ اس کی تمام سرگرمیاں مسدود ہو گئیں اس وجہ سے مسلمانوں کے خلاف احرار کی خدمات حاصل کرنے کی بھی ضرورت نہ رہی۔ اور احرار بے کار ہو گئے تو انہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف معرکہ آرائی شروع کر دی۔ اور اس طرح مسلمانوں کو آپس میں الجھا کر ایک طرف تو مذہب کے نام پر اپنے دام افتادہ لوگوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹتے رہے اور دوسری طرف ان کی قوت عملی کو ضائع کر کے انہیں اور زیادہ کمزور اور پراگندہ بناتے رہے۔

آخر جب ان کی اسلام دوستی۔ اور ملت فروشی کا بھانڈا مسجد شہید گنج لاہور کے ملبہ سے ٹکرا کر پھوٹ گیا۔ اور وہ مسلمانوں کو مونہہ دکھانے کے قابل نہ رہے ادھر کانگرس کو کئی ایک صوبوں کی وزارتوں پر قبضہ کر لینے کے بعد ان صوبوں کو بھی اپنے تصرف میں لانے کی خواہش پیدا ہوئی۔ جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے اور جن میں مسلمان وزرائے اعظم برسر حکومت ہیں۔ تو اسے ایسے اجیروں کی بھی ضرورت لاحق ہو گئی۔ جو مسلمان کہلا کر مسلمانوں کی جڑیں کاٹنے میں ماہر ہوں۔ ظاہر ہے۔ کہ احرار سے بڑھ کر اس کام کے لئے اور کون موزون ہو سکتا ہے۔ ادھر احرار نے اس پر آمادگی کے اظہار کے لئے یہ فیصلہ کر دیا۔ کہ احرار کانگرس میں شریک ہو جائیں۔ ادھر ہر جگہ مسلمانوں کا ناطقہ بند کر دینے کے خواہشمند ہندوؤں نے ان کو خرید لیا۔ چنانچہ آج سے کچھ عرصہ قبل یہ اطلاع اخبار "زمیندار" میں شائع ہو چکی ہے۔ اور اس کا عملی ثبوت اب ملنا شروع ہو گیا ہے۔ جب ہندوستان کے سرکردہ مسلمانوں نے لکھنؤ میں سیاسی لحاظ سے مسلم لیگ کے جھنڈے تلے جمع ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ مجلس احرار نے مسلم لیگ اور مسلمانوں کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا ہے۔ ایک احراری لیڈر شیخ حسام الدین نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

"مسلمانوں کو کانگرس میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ مجلس احرار مسلم لیگ اور اتحاد پارٹی کے بخیے ادھیڑ دے گی۔ جناح سکندر مفاہمت کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ ڈھونگ تحریک آزادی کو کمزور کرنے کے لئے رچایا گیا ہے۔ ان رجعت پسندوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ آئندہ انتخابات میں کانگرس کی فتح ہو گی۔ اور پنجاب میں کانگرسی وزارت قائم ہو گی"۔ صدرِ احرار مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے کہا "مسلم لیگ ٹوڈیوں۔ رجعت پسندوں اور سرمایہ داروں کی جماعت ہے۔ ایسی جماعت کو مسلم عوام کی راہ نمائی کا موقعہ نہیں دینا چاہیئے"۔ مولوی عطاء اللہ صاحب نے کہا "اس ٹوڈی جماعت کا خاتمہ قوم کی زندگی ہے"۔

(احسان ۲۳ اکتوبر)

گویا احراری لیڈر بیک آواز مسلمانوں کے اس اتحاد کے خلاف کمر بستہ ہو گئے ہیں۔ جس کے بغیر سیاسی لحاظ سے مسلمانوں کا زندہ رہنا ممکن نہیں۔ اور وہ ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ کہ ان دو ایک صوبوں میں بھی جہاں مسلمان وزیر اعظم ہیں۔ کانگرسی حکومت قائم ہو جائے:۔

اسی سلسلہ میں یہ ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ یو۔پی کے حلقۂ بجنور میں ایک مسلمان کانگرسی کے مقابلہ میں مسلم لیگ کا جو ممبر کھڑا ہوا ہے۔ اور جس کو ناکام بنانے کے لئے صدرِ کانگرس تک اس حلقہ میں جا چکے ہیں۔ اس کے خلاف زور لگانے کے لئے صدرِ احرار اور امیرِ شریعتِ احرار مولوی حبیب الرحمٰن اور مولوی عطاء اللہ بھی وہاں جا پہنچے ہیں۔

ان حالات سے ظاہر ہے۔ کہ احرار مسلمانوں کے سیاسی اتحاد اور اسلامی مفاد کے خلاف علی الاعلان غداری کے ارتکاب پر تل گئے ہیں۔ اور اغیار کے آلۂ کار بن کر ہر ممکن نقصان پہونچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگرچہ مسجد شہید گنج کے وقت ان لوگوں نے جو غداری کی۔ وہ بھی نہایت تکلیف دہ تھی۔ لیکن موجودہ غداری اس قدر خطرناک ہے کہ اگر مسلمانوں نے احرار سے اس کے متعلق پوری طرح بازپرس نہ کی۔ اور انہیں بالکل بے دست و پا نہ بنا دیا۔ تو وہ اس قدر نقصان پہنچائیں گے جس کا خمیازہ تمام مسلمانوں کو مدت العمر تک اٹھانا پڑے گا:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شمعِ ایماں

انجمن آرائے ہستی شمعِ ایماں چاہیئے ۔ گوشۂ دل میں فروزاں نورِ یزداں چاہیئے
بادیہ پیمائے الفت ہو اگر نفسِ زکی ۔ ہر قدم پر اسکو خوفِ غولِ عصیاں چاہیئے
فرقتِ دلدار میں اے عاشقِ یارِ ازل ۔ آہ سوزاں چشمِ گریاں قلبِ بریاں چاہیئے
مہبطِ روح الامیں بننے کی خواہش ہو جسے ۔ اسکے دل پر مرتسم تصویرِ جاناں چاہیئے
نفسِ سرکش عقلِ ناقص صحبتِ بد الحذر ۔ رہزنِ عرفاں ہیں بچنے کا ساماں چاہیئے
جامۂ روحانیت پر داغِ فسق آنے نہ دو ۔ پیکرِ عشق و وفا کا پاک داماں چاہیئے
خلوت و جلوت میں خوفِ ایزدی ہو جلوہ گر ۔ ظاہر و باطن پہ کیفِ عشق یکساں چاہیئے
آستانِ یار پر تم ناصیہ فرسا رہو ۔ جبہہ سائی سے جبیں ہر دم درخشاں چاہیئے
دین کو دنیا پہ تم رکھو مقدم ہر گھڑی ۔ فکرِ فردا سے بھی بڑھکر فکرِ ایماں چاہیئے
مشکلیں آئیں مگر چھوٹے نہ دامانِ نبیؐ ۔ ہے یہ وہ نیکی کہ جو تم میں نمایاں چاہیئے
دشمنانِ دینِ قیّم سے ہراساں تم نہ ہو ۔ دار سے خطرہ نہ تم کو خوفِ زنداں چاہیئے
ارتقا کی منزلیں طے کرہی لوگے ایکدن ۔ پہلے ضبطِ نفس سے بننا تو انساں چاہیئے

تشنگی دو گھونٹ پی کر بجھ نہ جائے میکشو!
طلبِ صہبا ساقیٔ کوثر سے ہر آں چاہیئے
(ملک)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۰ اکتوبر ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے:

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۱۲۶۶	قاسم ابن محمد غوطانی صاحب	ارجنٹائن	۱۲۷۲	محمد صاحب	ارجنٹائن
۱۲۶۷	محمد ابن محمد السفوطانی	"	۱۲۷۳	عمر صاحب	"
۱۲۶۸	حسن ابن احمد دھبی	"	۱۲۷۴	عبدالرحمان صاحب طہٰ	"
۱۲۶۹	یوسف عبدالرحمن	"	۱۲۷۵	نجیب یوسف منظلوم صاحب	ارجنٹائن
۱۲۷۰	احمد صاحب	"			
۱۲۷۱	خلیل "	"	۱۲۷۶	حسن صاحب	ارجنٹائن

اخبارِ احمدیہ

توسیع مساجد اقصےٰ و مبارک کے لئے چندہ

مدرسہ احمدیہ قادیان کے ہیں طالب علموں نے ایام تعطیلات میں توسیع مساجد اقصےٰ و مبارک کے لئے رقوم وصول کر کے داخل کی ہیں ان کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔ (۱) میاں عبدالرشید صاحب جماعت پنجم عہ (۲) میاں محمد شریف صاحب جماعت پنجم سے (۳) میاں محمد احمد خان صاحب جماعت چہارم لعہ (۴) میاں خورشید احمد صاحب جماعت چہارم ۱۲/۱۳ (۵) میاں نسیم احمد صاحب جماعت چہارم عہ (۶) میاں مقبول احمد صاحب جماعت ششم عا (۷) میاں غلام احمد صاحب جماعت ششم عا (۸) میاں عنائت اللہ صاحب جماعت ششم ہے (۹) میاں محمد یوسف صاحب جماعت ششم عہ/۱۲ (۱۰) میاں غلام رسول صاحب جماعت ہفتم بعہ معہ ایک کڑا نقرئی (۱۱) میاں محمد اسمٰعیل صاحب جماعت ہفتم ۸/ (۱۲) میاں بشیر احمد صاحب منیر جماعت ہفتم لعہ ناظر بیت المال قادیان

فیروزپور میں تبلیغ احمدیت

فیروزپور چھاؤنی کی انجمن محمدیہ کی طرف ۱۵-۱۶-۱۷ ماہ حال کو ایک جلسہ منعقد ہوا۔ چونکہ عموماً یہ لوگ اپنے جلسوں میں جماعت احمدیہ کے خلاف غلط امور بیان کر کے پبلک کو مشتعل کرنے کے عادی ہیں۔ اس لئے مرکز سے مولوی عبدالغفور صاحب کو بلوایا گیا۔ کہ وہ ان کے اعتراضات کا جواب دے سکیں۔ لیکن اس دفعہ مولوی صاحبان نے احتیاط سے کام لیا۔ ہاں اپنے طور پر جماعت کے احباب نے مولوی صاحب کی اس وقت تک تین تقریریں کرائی ہیں۔ جنہیں حق پسند غیر احمدی بھی شامل ہوتے رہے ہیں۔ تقریروں کے علاوہ انفرادی تبلیغ کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ خاکسار ملک عزیز احمد

درخواست ہائے دعا

عبدالحکیم صاحب درگانوالی کی بیوی عرصہ سے بیمار ہے۔ چودہری عبدالرحمن صاحب راولپنڈی کی چھوٹی لڑکی کی ٹانگ مکان سے گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ نیز وہ خود بھی کئی روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ محمد احسان صاحب ڈھوڑہ ضلع انبالہ کا لڑکا سخت بیمار ہے۔ احباب سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔ غیور احمد خان صاحب وکیل ابن خان بہادر محمد علی خان صاحب ۲۴ کوہاٹ کے متعلق بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ان کی بیماری نازک صورت پکڑ گئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ اس نوجوان بھائی کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

اعلاناتِ نکاح

(۱) ۲۱ اکتوبر بعد نماز فجر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے فرخندہ اختر صاحبہ بنت جناب سید سردار حسین شاہ صاحب اوورسیر کا نکاح جناب ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب قریشی سیون (سندھ) کے ساتھ بعوض مہر ایک ہزار روپیہ اور ایک موزوں مکان رہائشی قادیان دارالامان میں تعمیر کریں گے۔ پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار دفتر نصاحب (نعمت اللہ برج انسپکٹر روہڑی سندھ) (۲) ۱۷ اکتوبر ماسٹر منظور احمد سپروائزر ولد میاں غلام احمد صاحب ٹیلر ماسٹر امرتسر کا نکاح اصغر سلطانہ بنت میاں محمد شفیع صاحب گوجرانوالہ سے ایک ہزار روپیہ مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ خاکسار غلام نبی چغتائی گوجرانوالہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار پر بعض اعتراضات کے جواب

در کلامِ تو چیزے ست کہ شعرا را در آں دخلے نیست (الہام حضرت مسیح موعود - تذکرہ صفحہ ۶۰۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے۔

(۱)

زبانِ اردو پر عظیم الشان احسان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُنیا پر جو عظیم الشان احسانات فرمائے۔ ان میں سے ایک بہت بڑا احسان یہ ہے۔ کہ آپ نے اُردو زبان کو ہمیشہ کے لئے زندہ زبان بنا دیا۔ آج اردو اور ہندی کا جھگڑا ملک کے ایک بہت بڑے طبقہ کی توجہ اپنی طرف کھینچے ہُوئے ہے۔ اور اُردو زبان کے احیائ اور اس کی ترویج کے لئے مختلف سوسائیٹیاں۔ کمیٹیاں۔ اور انجمنیں سرگرمِ عمل ہیں۔ ان کی سعی بے شک سعیٔ مشکور ہے۔ لیکن اگر بصیرت کی عینک لگا کر دیکھا جائے۔ تو یہ حقیقت بے نقاب ہُوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ کہ اُن سوسائیٹیوں اور انجمنوں کی کوششوں کا دائرۂ عمل بہت محدود ہے۔ پنجاب اور دکن آج کل اردو علم ادب کی خدمت کی وجہ سے صفِ اول میں شمار کئے جاتے ہیں۔ لیکن ان مقامات کی سوسائیٹیاں بھی یہ نہیں کہہ سکتیں۔ کہ وُہ تمام ملک پر اپنا گہرا اثر رکھتی ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس اخبار کی بنیاد رکھی ہے۔ وُہ نہ صرف ہندوستان پر بلکہ چین اور جاپان اور سماٹرا اور جاوا اور شام اور دمشق اور یورپ اور امریکہ تک اثر رکھتا ہے۔ اور جوں جوں جماعت احمدیہ ترقی کرتی چلی جائے گی۔ زبانِ اُردو کو ایک مستقل پائداری حاصل ہوتی جائے گی۔ ہر نو احمدی اس بات کا مشتاق ہوگا۔ خواہ وُہ ہندوستان کا ہو۔ یا امریکہ کا۔ کہ وُہ اپنے آقا اور سلسلہ کے مقدس بانی کی تعلیم معلوم کرے۔ اور اس کے لئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہ ہوگا۔ کہ وُہ اُردو سیکھے پس مغرب بھی اُردو سیکھے گا۔ اور مشرق بھی۔ اور اس طرح اردو کو ایک حیاتِ جاوید حاصل ہوجائے گی۔ لیکن اس کا سہرا بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سر رہے گا۔ کیونکہ آپ نے ہی اس رفیع الشان کام کی بنیاد رکھی۔ اور آپ کی بنیادوں پر ہی اس عمارت کی تعمیر مقدر ہے۔

نئے محاورے

پھر نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ احسان کیا۔ کہ زبانِ اُردو کو آپ نے ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا۔ بلکہ اس میں آپ نے ایسی رُوح بھی پھونک دی ہے۔ جس سے اب زبان چٹخارے بھرتی ہے۔ اور اس کی لذت رُوح کو مست کر دیتی ہے۔ آپ کی بعثت سے قبل زبان کا اعلےٰ استعمال یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ نظم نما نثر لکھی جائے لیکن آپ نے اس طرزِ تحریر کو یکسر بدل کر ایک نیا شاہراہ دُنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور اب ملک کا اکثر حصہ اسی کا متبع کر رہا ہے۔ پھر کئی نئے محاورے ہیں، جو آپ نے پیدا کئے۔ مثلاً ایک جگہ آپ اسلام کی شکستہ حالی کا ذکر اس طرح فرماتے ہیں۔ کہ ہر طرف کفر اس طرح جوش مار رہا ہے جس طرح یزید کی فوجیں جوش میں بھرتی تھیں۔ اور دینِ اسلام اسی طرح نحیف و نزار ہے۔ جس طرح امام زین العابدین بیمار تھے۔ یہ ایک نہایت ہی لطیف محاورہ ہے۔ جسے بعض مخالف اخبارات بھی اپنے مضامین میں استعمال کر چکے ہیں۔ اسی طرح یہ فرمانا۔ کہ تمہارے قلوب میں سے ایمان اسی طرح پرواز کر گیا ہے۔ جس طرح کبوتر اپنے گھونسلے سے۔ یا زندہ نبی۔ زندہ مذہب۔ زندہ خدا اور زندہ کتاب وغیرہ الفاظ استعمال کرنے یہ آپ ہی کی ایجاد ہیں۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق آپ کی بعثت سے قبل خواجہ یثرب خواجۂ کونین یا اسی قسم کے بعض اور الفاظ استعمال کئے جاتے تھے۔ مگر آپ نے وہ الفاظ استعمال کئے۔ جن سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی عظمت ظاہر ہوتی ہے اور ہمیں نظر آ رہا ہے۔ کہ اب وُہی الفاظ لوگوں کی زبانوں سے نکلتے ہیں۔

ادبار کا اعتراف

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام زبانِ اُردو کے محسن ہیں۔ اور ملک کے نامور ادیب اس کا اعتراف کر چکے ہیں۔ چنانچہ مرزا حیرت دہلوی نے آپ کی وفات پر لکھا:۔ "اگرچہ مرحوم پنجابی تھا۔ مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی۔ کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندیٔ ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں۔ ایک پُر جذبہ اور قوی الفاظ کا انبار اُس کے دماغ میں بھرا رہتا تھا اور جب وُہ لکھنے بیٹھتا تھا۔ تو چپے تلے الفاظ کی ایسی آمد ہوتی تھی۔ کہ بیان سے باہر ہے" (کرزن گزٹ دہلی مورخہ یکم جون ۱۹۰۸ء)

پھر دسمبر ۱۹۱۳ء میں آگرہ میں آل انڈیا محمڈن اینگلو اورنٹیل ایجوکیشنل کانفرنس کا جو ستائیسواں اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں ان لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے جنہوں نے زبانِ اردو کی ترقی میں نمایاں حصہ لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی ذکر کیا گیا۔ اور آپ کو بھی اُن لوگوں کی صف میں شمار کیا گیا۔ جن کا کلام آج اردو زبان میں بطور سند پیش کیا جاتا ہے مثلاً آزاد۔ حالی۔ سرسید۔ داغ امیر اور جلال وغیرہ (رپورٹ اجلاس مذکور صفحہ ۷۶)

پس ادبائے ملک یہ اعتراف کر چکے ہیں۔ کہ آپ نے زبانِ اردو کی بہت بڑی خدمت کی۔ گو ہمارا یقین ہے۔ کہ یہ اعتراف اُس تغیر کے مقابلہ میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دُنیا میں رونما ہونا ہے۔ کوئی نسبت نہیں رکھتا۔ کیونکہ اگر ولی۔ آبرو مضمون۔ ناجی۔ احسن۔ یکرنگ۔ حاتم۔ آرزو۔ فغاں۔ مظہر۔ تاباں سودا۔ میر ضاحک۔ میر درد۔ سوز۔ میر تقی۔ جرأت۔ انشاء مصحفی۔ ناسخ۔ خلیق۔ آتش نصیر۔ مومن۔ ذوق۔ غالب دبیر۔ اور انیس وغیرہ شعرا جن میں سے اکثر کا حلقۂ اثر نہایت محدود تھا۔ اس بات کا حق رکھتے ہیں۔ کہ زبانِ اردو کی تاریخ میں ان کا ذکر کیا جائے۔ تو یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمات جن کا مقابلہ ان میں سے ایک بھی نہیں کر سکتا۔ اور جن کی خدمات آپ کے مقابلہ میں ایسی ہی ہیں جیسے سُورج کے مقابلہ میں ایک ٹمٹماتی ہُوئی شمع۔ اس بات کا استحقاق رکھتی ہیں۔ کہ آپ کا ذکر تاریخ میں سنہری حروف سے کیا جائے۔ اور ہم یقین رکھتے ہیں۔ کہ ایسا ہی ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قدرناشناس لوگوں کے اعتراضات

بہر حال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام زبان اردو کے محسن ہیں لیکن دنیا میں ہر شخص احسان شناس نہیں ہوتا۔ ہر شخص محسن کی قدروقیمت کو نہیں پہچانتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بعض لوگ بجائے آپ کی خدمات کا شکریہ ادا کرنے کے اعتراض کرتے اور یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں۔ کہ آپ کے کلام میں تذکیر و تانیث کی غلطیاں ہیں۔ آپ کے فلاں شعر میں یہ سقم ہے اور فلاں میں وہ۔ حالانکہ الفاظ کی تذکیر و تانیث کے متعلق قطعی فیصلہ آج تک کوئی بڑے سے بڑا ادیب بھی نہیں کرسکا۔ علاوہ ازیں جیسا کہ مولانا آزاد نے لکھا ہے۔

"اردو اس قدر جلد رنگ بدل رہی ہے۔ کہ ایک مصنف اگر خود اپنی ایک سن کی تصنیف کو دوسرے سن کی تصنیف سے مقابلہ کرے تو زبان میں فرق پائے گا"۔

ان حالات میں اعتراض کرنا سوائے اپنی نادانی کا مظاہرہ کرنے کے اور کچھ نہیں۔ ماہرین علم الالسنہ کے نزدیک یہ مسلم امر ہے۔ کہ زمانہ کے تغیر سے زبان میں بھی تغیر آجاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی تصانیف براہین احمدیہ وغیرہ اور آخری کتب کشتی نوح اور چشمۂ معرفت وغیرہ کی زبان میں نمایاں فرق ہے۔ اور یہ فرق کوئی قابل اعتراض امر نہیں۔ لیکن احسان ناشناسوں کو حقائق سے کیا وہ صرف یہ اعتراض کرنا جانتے ہیں کہ فلاں تحریر میں فلاں نقص ہے۔ اور فلاں میں یہ۔

سر اقبال وغیرہ کے کلام پر تنقید

انہی اعتراضات میں سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات پر کئے جاتے ہیں۔ ایک اعتراض جو بالعموم سنا جاتا ہے یہ ہے کہ آپ کے بعض اشعار میں ادبی اسقام پائے جاتے ہیں۔ حالانکہ اشعار پر اعتراضات کا میدان اس قدر وسیع ہے۔ کہ اس سے کوئی بڑے سے بڑا شاعر اور ادیب بھی محفوظ نہیں۔ آج کل اردو زبان کے شعراء میں ڈاکٹر سر اقبال کا پایہ بہت بلند سمجھا جاتا ہے۔ لیکن بلحاظ زبان اور بندش و تراکیب ان کے کلام پر بھی بہت سے اعتراضات کئے جاچکے ہیں۔ مثلاً سر اقبال کا شعر ہے ؎

رورہی ہے آج اک ٹوٹی ہوئی مینا اسے
کل تلک گردش میں جس ساقی کے پیمانے رہے

اس پر ایک دفعہ جب یہ اعتراض ہوا کہ مینا تو مذکر ہے۔ پھر اقبال نے اسے مونث کیوں باندھا تو اخبار احسان بغلیں جھانکنے لگ گیا۔ اور اس سے سوائے اس کے اور کوئی جواب بن نہ پڑا۔ کہ "مینا کو تمام اساتذہ نے مذکر ہی باندھا ہے۔ اور علامہ اقبال کے اس شعر کے سوا اس کی تانیث کے جواز میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ لیکن یہ عجیب بات ہے۔ کہ اس شعر میں مینا تانیث ہی بھلا معلوم ہوتا ہے"۔ (۱۹ر جنوری ۱۹۳۵ء) اسی طرح سیماب اکبر آبادی نے جب ایک دفعہ سر اقبال کے اشعار پر تنقید کرتے ہوئے لکھا۔ کہ اقبال کے اس شعر کا کہ ؎

یوں داد سخن مجھکو دیتے ہیں عراق و پارس
یہ کافر ہندی ہے بے تیغ و سناں خونریز

پہلا مصرع بحر و وزن سے خارج اور کچھ ایسا مبہم و مہمل ہے۔ کہ باوجود کوشش کے اسے صحیح نہیں کہا جاسکتا۔ یعنے عراق و پارس، کسی طرح اس مصرع میں نہیں آسکتے۔ تو احسان نے لکھا۔ کہ آپ پارس کو پارَس پڑھتے ہیں۔ حالانکہ اس میں رائے مہملہ اور سین مہملہ دونوں ساکن ہیں۔ صاحب غیاث اللغات اسی ضمن میں لکھتا ہے۔ کہ رائے مہملہ خارج از وزن شعر افتد۔ حافظ نے بھی تو لکھا ہے ؎

عراق و فارس گرفتی زشعر خود حافظ
بیا کہ نوبت شیراز و نت تبریز است

(احسان ۱۵ جون ۱۹۳۵ء)

پھر حفیظ صاحب جالندہری کی خامیوں پر مستقل کتابیں لکھی جاچکی ہیں۔ مولوی ظفر علی صاحب مالک زمیندار کی شاعری پر اعتراض کرنے والے بلکہ ان کے اشعار کی وجہ سے ان پر کفر کے فتوے لگانے والے اور ان کی اہلیہ کو ان پر حرام قرار دینے والے موجود ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار پر ایسی صورت میں اعتراض کرنا جبکہ آپ نے بحیثیت شاعر اپنے آپ کو دنیا کے سامنے پیش نہیں کیا۔ صریح حماقت اور نادانی ہے۔ آپ نے محض انسانی طبیعت کے تنوع کو مدنظر رکھتے ہوئے شعروشاعری کو تبلیغ دین کا ذریعہ سمجھ کر اس سے کام لیا۔ چنانچہ آپ خود بھی فرماتے ہیں

کچھ شعروشاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

چنانچہ اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ ہزاروں انسان آپ کا کلام پڑھ کر وجد میں آجاتے ہیں۔ اور انہیں اس کے اندر ایسی خوبیاں نظر آتی ہیں۔ جو کسی دوسرے شاعر کے کلام میں نہیں پائی جاتیں لیکن چونکہ اعتراضات کا جواب دینا بھی ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے بعض اعتراضات کا جواب ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔

متحرک کو ساکن بنادینا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر میں ایک جگہ فرماتے ہیں ؎

کبھی شرق میں اور کبھی غرب میں
رہا گھومتا قلق اور کرب میں

اس شعر پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ قلق متحرک الاوسط ہے۔ لیکن آپ نے اسے ساکن الاوسط بنادیا۔ یعنی صحیح لفظ "قَلَق" ہے نہ کہ قَلْق۔ اس اعتراض کے جواب میں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اس قسم کے تصرفات اکثر شعراء کے کلام میں پائے جاتے ہیں۔ اور کسی نے اسے عیب قرار نہیں دیا۔ بلکہ تمام شعراء اسے جائز سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مولوی ابوالظفر محمد سدید الدین المتخلص بہ قریشی اپنی تصنیف عطر القواعد کے صفحہ ۱۰۲ پر لکھتے ہیں۔ کہ ضرورت شعری کی آٹھ قسمیں ہیں۔ اسکان۔ تحریک۔ تخفیف تشدید۔ قصر۔ مد۔ قطع اور وصل اور لکھا ہے کہ اسکان متحرک الفاظ کو ساکن کردینے کو کہتے ہیں۔ جیسے ع

گفت موسےٰ رب اَرِنی از خدا

اور تحریک ساکن حرف کو متحرک کردینے کو کہتے ہیں جیسے ع

پدرم آں دلیر گرانمایہ بود

اسی طرح اہل عرب نے جن سے اہل فارس وغیرہ نے علم عروض سیکھا۔ ضرورت شعری کی دس قسمیں قرار دی ہیں۔ چنانچہ محمد بن قیس نے رسالہ معجم فی اشعار العجم میں سیبویہ سے نقل کیا ہے۔ کہ شعرائے عرب نے مواقع ضرورت اور اضطرار میں دس قسم کا تصرف جائز رکھا ہے۔ جن میں سے دو تصرف اسکان اور تحریک ہیں یعنی بوقت ضرورت ساکن کو متحرک اور متحرک کو ساکن کردینا۔

شعرائے فارس کے کلام سے مثالیں

یہی وجہ ہے کہ ان ہر دو تصرفات کی مثالیں مسلم الثبوت اساتذۂ فن کے کلام میں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ حتیٰ کہ ان تصرفات شعری سے فردوسی۔ نظامی۔ سعدی اور شیرازی کا کلام بھی خالی نہیں۔ چنانچہ (۱) بَدَخشاں میں دال متحرک ہے۔ لیکن فردوسی جیسے شہرۂ آفاق شاعر نے ساکن باندھی ہے۔ چنانچہ کہتا ہے ؎

دگر از درِ بلخ تا بدخشاں
ہمیں است زیں بادشاہی نشاں

(شاہ نامہ جلد ۲ صفحہ ۱۲)

(۲) لفظ آمَدَش کی دال بھی متحرک ہے لیکن فردوسی کہتا ہے ؎

بفرمود تا بہمن آمدش پیش
سخن گفت بادو زانداز بیش

(۳) نظامی گنجوی کہتے ہیں ؎

کشتِ جہاں از نفسش تنگ تر
وز پرِ شش معصفری رنگ تر

اس شعر میں لفظ مُعَصفر کا عین متحرک تھا۔ مگر شعر میں ساکن باندھا گیا ہے۔

(۴) اسی طرح کہتے ہیں ؎

موسےٰ ازاں جام تہی دید است
شیشہ بہ پایہ اَرِنی شکست

119
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس میں لفظ آرنی کی رائے مہملہ آپ نے ساکن باندھی ہے۔ حالانکہ وہ متحرک ہے

۵۔ نعمت اللہ شاہ ولی فرماتے ہیں ؎

چوں زمستانِ بے چمن بگذشت
شمسِ خوشش بہارِ مے بینم

اس میں شمس کو جو ساکن الاوسط ہے۔ متحرک باندھا گیا ہے۔

۶۔ مجمع الفصحاء جلد ۲ صفحہ ۴۵ میں "مے بینم" کے بعد نعمت اللہ صاحب ولی کا ایک اور قصیدہ بزبان عربی درج ہے جس کا ایک شعر یہ ہے ؎

وجودی کالقدح روحی کراحی
فخذ منی قدح واشرب راحی

اس میں لفظ قدح کو جو ساکن الاوسط ہے۔ متحرک الاوسط بنا دیا گیا ہے۔ یہی حال اس کے دوسرے مصرعہ کا ہے۔ کہ بجائے قدحٌ کے قدحَ بنا کر آخر سے تنوین تک اڑا دی ہے۔

۷۔ حافظ شیرازی نے پارسی اور پارسائی راء کو متحرک باندھا ہے۔ حالانکہ یہ ساکن ہیں کہتے ہیں ؎

خوبانِ پارسی گو بخشندگانِ عمراند
ساقی بشارتے دہ پیرانِ پارسارا

۸۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں:۔ ؎

عفوُ کردم از دے عملہائے زشت
بفضلِ خودش آدرم در بہشت

ناصر خسرو کا شعر ہے ؎

اگر سہوے بود ردئے عفوُ کن
دریدہ پردہ کارم رفو کن

ان دونوں شاعروں نے عفو کو جو ساکن الاوسط ہے متحرک الاوسط باندھا ہے۔

۹۔ کمال اسمٰعیل کہتے ہیں۔ ؎

دمے کہ عقربِ کلکش بہ جنبش آرد نیش
شود حسود بہ سوراخِ مار متواری

اس میں متواری کی تائے متحرکہ کو ساکن باندھا گیا ہے۔

۱۰۔ منوچہری کہتا ہے:۔ ؎

بود آں تیغ وے ہنگامِ ہیجا
چناں دیبائے بوقلموں ملوّن

اس میں بوقلموں کے لام متحرک کو ساکن باندھا گیا ہے۔

۱۱۔ طالب آملی کا شعر ہے ؎

چوں شدش کارِ کفن و دفن بساز
خلق گشتند از مزارش باز

اس میں کفن متحرک الاوسط کو بسکون فا باندھا گیا ہے۔

۱۲۔ کمال اسمٰعیل کا ایک اور شعر ہے۔ ؎

توئی کہ چشمۂ خورشید بارہا گشت است
ز شرمِ خاطرِ پاکت غرقُ میانِ عرق

اس میں غرق ساکن الاوسط ہے۔ مگر متحرک الاوسط باندھا گیا ہے

۱۳۔ مولانا جامی فرماتے ہیں:۔ ؎

مید ہد خاکِ رہش خاصیتِ آں آبم
کہ نصیبِ خضر از چشمۂ حیواں بودست

اس میں حیوان کی یائے متحرک کو ساکن باندھا گیا ہے۔

۱۴۔ میرافضل ثابت کہتا ہے ؎

ناخنِ تدبیر را خفقانِ دلِ تنگی شکست
عقدۂ مے واشد چوں غنچہ از اظہار طبیب

اس میں خفقان کی فائے متحرک کو ساکن باندھا گیا ہے۔

۱۵۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں ؎

تظلم برآورد و فریاد خواند
کہ رحمت بیفتاد و شفقت نماند

اس میں شفقت کی فائے متحرک کو ساکن باندھا گیا ہے۔

۱۶۔ خواجہ حافظ شیرازی کا شعر ہے۔ ؎

زانجا کہ فیضِ جامِ سعادت فروغ تست
بیروں شدن نمائے ز ظلمات حیرتم

اس میں ظلمات کے لام متحرک کو ساکن باندھا گیا ہے۔

شعراء عرب کے کلام سے مثالیں

۱۷۔ پھر شعراء عرب کے کلام میں بھی اسکان وتحریک کی بکثرت مثالیں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ جریر کہتا ہے ؎

فرتیشی معکم وھوای معکم
وان کانت زیارتکم لماما

اس شعر میں معکم کا عین متحرک ہے۔ لیکن ساکن باندھا گیا ہے

۱۸۔ احمد ہاشمی نے اپنی کتاب جواہر البلاغہ میں جوازاتِ شعریہ کی بحث میں لکھا ہے ویجوز للشاعر... تحریک الساکن کقولہ وقد حرّک الھاء الساکنۃ فی الزھر ؎

تبقی صفائعھم فی الارض بعدھم
والغیث ان سار ابقیٰ بعدہٗ الزھَرا

یعنی شاعر کے لئے ساکن کو متحرک کر دینا جائز ہے۔ جیسے شاعر نے اس شعر میں زھر کی ھاء ساکنہ کو متحرک باندھا ہے۔

۱۹۔ امرأ القیس کہتا ہے:۔ ؎

فالیوم اشربْ غیر مستحقب
اثمًا من اللہ ولا واغل

اس شعر میں اشربُ کی باءِ متحرکہ کو ساکن باندھا گیا ہے۔

شعراء ہند کے کلام سے مثالیں

اردو میں بھی اس کی کم مثالیں نہیں ملتیں۔ چنانچہ

۲۰۔ صحیح لفظ حرَکت ہے۔ مگر مولوی ظفر علی صاحب نے اسے اپنے ایک شعر میں حرْکت باندھا ہے۔ یعنی متحرک کو ساکن کر دیا۔ چنانچہ کہتے ہیں:۔ ؎

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا

۲۱۔ جلال لکھنوی کا شعر ہے ؎

فرقت میں اپنی دل لگیاں ہیں نئی نئی
رونا بھی اک ہنسی ہے تڑپنا بھی کھیل ہے

اس میں دل لگیاں کے گاف ساکن کو متحرک باندھا گیا ہے۔

۲۲۔ نظیر اکبر آبادی کہتا ہے۔ ع

محلّات نمودار بناتے ہیں اسی سے

اس میں محلّات کو محْلات باندھا گیا ہے۔

۲۳۔ ب ع

اپنے نفَع کے واسطے مت اور کا نقصان کر

اس میں نفع کی فاء ساکنہ کو متحرک باندھا گیا ہے۔

۲۴ ج ع۔ کیا داکھ منقّے سونٹھ مرَچ کیا کیسر لونگ پیاری ہے

اس میں مرچ کی رائے ساکن کو متحرک باندھا ہے۔

۲۵ د ع:۔ بے ظلم و جفا جس ظالم نے مظلوم ذبِح کر ڈالا ہے

اس میں ذبح کی بائے ساکنہ کو متحرک باندھا ہے

۲۶ ح:۔ کلمہ بھی پڑھتے جاتے ہیں روتے ہیں زار زار

اس میں کلِمہ کے لام متحرک کو ساکن باندھا گیا ہے۔ جرأت بھی کہتا ہے ؎

کلْمہ بھرے ترا جیسے دیکھے تو بھر نظر
کافر اثر ہے یہ تری کافر نگاہ کا

۲۷ و ع ٹوٹی حویلیاں ہیں ٹوٹی شہر پناہ

اس میں شہر کی ہائے ساکنہ کو متحرک باندھا گیا ہے۔

۲۸ ھ ع۔ نت قضیے جھگڑے رہتے ہیں یہ میرا ہے یہ تیرا ہے

اس میں قضیّے کو قضْیے باندھا گیا ہے۔

غرض اسکان و تحریک یعنی متحرک کو ساکن اور ساکن کو متحرک کر دینا تصرفاتِ شاعری میں سے ہے۔ اور اسے فن شاعری کے تمام ماہرین و ناقدین نے جائز قرار دیا ہے۔ اور ان کے کلام میں اس کی بکثرت مثالیں پائی جاتی ہیں۔ ان حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک شعر پر مخالفین کا وہ اعتراض کرنا جس کی زد تمام شعراء پر پڑتی ہو۔ کیونکر جائز اور درست سمجھا جا سکتا ہے۔

درحقیقت مخالفین کی یہ دیرینہ عادت ہے۔ کہ وہ عداوت اور بغض کے ہاتھوں مجبور ہو کر کھلے اور واضح حقائق سے اغماض کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور اس امر کی کوئی پرواہ نہیں کرتے کہ ان کے اعتراضات کی وسعت اپنے دامن میں اور کس کس کو سمیٹ سکتی ہے۔ قرآن کریم نے مخالفین کے اس وطیرہ کو صداقتِ مرسلین کا ایک ثبوت قرار دیا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہے کہ یہ مخالف تجھ پر وہی اعتراض کرتے ہیں۔ جو تجھ سے پہلے اور رسولوں پر کئے گئے۔ ان الفاظ میں ضمناً اللہ تعالےٰ نے بنی نوع انسان کی اس امر کی طرف راہبری فرمائی ہے کہ جب کسی مامور پر تم وہ اعتراضات سنو جو اس سے پہلے کسی ایسے شخص پر ہو چکے ہوں یا ہو سکتے ہوں جسے معترض تعظیم کی نگاہ سے دیکھتے ہوں تو سمجھ جاؤ کہ ان کے فرسودہ و بیہودہ اعتراضات ہرگز درخورِ اعتنا نہیں۔ اور وہ اپنے اندر صداقت کا شائبہ تک نہیں رکھتے۔ اس الٰہی ارشاد کے ماتحت ہم بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام پر جو اعتراض کیا جاتا ہے۔ چونکہ وہ معترضین کے مسلم اساتذہ اور قادر الکلام شعراء پر بھی عائد ہوتا ہے۔ اس لئے وہ باطل اور [illegible] ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے خلاف پیدا ہونیوالے فتنے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت پیش کر رہے ہیں

خدا تعالے کی سنت مستمرہ کے ماتحت شجر احمدیت سے جب کوئی ایسی ٹہنی کاٹی جاتی ہے۔ جو سوکھ گئی ہو۔ اور جس کا تعلق تنے سے منقطع ہو چکا ہو۔ تو کئی لوگوں کے دلوں میں از راہ ہمدردی و خیر خواہی یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کاش ایسا نہ ہوتا لیکن جب جذبات سے علیحدہ ہو کر غور و فکر کیا جاتے۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ جہاں خدا تعالیٰ اپنے انبیاء اور مرسلین کی جماعتوں کو ترقی دینے کے لئے سعید الفطرت لوگوں کو ان میں شامل ہونے کی توفیق عطا کرتا ہے۔ وہاں ایسے لوگوں کو جو اپنی بدقسمتی سے راہ راست سے بھٹک کر ترقی میں حائل ہونے لگتے ہیں۔ نکال کر باہر پھینک دیتا ہے۔ ایسا ہی جماعت احمدیہ میں ہو رہا ہے۔ ایک طرف تو یہ صورت ہے کہ کوئی دن نہیں جاتا۔ جس میں خدا تعالے کا کوئی نہ کوئی بندہ جماعت احمدیہ میں داخل نہ ہو۔ اور دوسری طرف یہ ہے۔ کہ کچھ عرصہ کے بعد دو چار ایسے لوگوں کو الگ کر دیا جاتا ہے۔ جو سنگ راہ بن رہے ہوں

پھر ایسے لوگوں کا جماعت احمدیہ سے علیحدہ ہونا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا عظیم الشان ثبوت ہے۔ کیونکہ آپ بہت عرصہ قبل اس قسم کے فتنوں کی اطلاع دے چکے ہیں۔

احمدی کہلا کر جماعت احمدیہ کے نظام کو درہم برہم کرنے مرکز احمدیت کو برباد کرنے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حملہ آور ہونے میں پہل جس انسان نے کی۔ وہ مولوی محمد علی صاحب ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کا پیارا مسیح جو دوسروں کی عیب پوشی میں بے مثال تھا۔ جو درگذر اور چشم پوشی میں یکتا تھا۔ وہ آخر ایک دن اپنے درد دل کا اظہار کرنے اور ایک راز کی بات بتانے پر مجبور ہو گیا۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب کے متعلق فرمایا۔

"اگر تم میں سے کوئی رہا تو دیکھ لے گا۔ کہ یہ ایک وقت (محمد علی) ہماری اولاد کے ساتھ وہی سلوک کرے گا جو اماموں کے ساتھ یزید نے کیا"۔ آہ کیا ہی دل ہلا دینے والے الفاظ تھے۔ آخر وہی ہوا جو کہ اس مقدس نبی کے منہ سے نکلا تھا۔ واقعات نے تصدیق کی مہر ثبت کر دی۔ بغض حسد اور عناد یوں تو ہمیشہ ہی مخالفین کا شیوہ رہا۔ مگر اپنوں سے اس کا اس شدت سے اظہار سوائے یزید کے اور کسی سے نہیں دیکھا گیا ہاں ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا یزیدی صفت کا اظہار۔ جانے دیجئے گذشتہ باتوں کو ۱۹۳۷ء کی گرمیوں میں مولوی صاحب نے ایک سرد مقام ڈلہوزی میں بیٹھ کر بذریعہ خطوط اوراق پیغام صلح میں جس بغض و حسد کا اظہار کیا۔ خدا کی قسم ہر شریف آدمی جس کی ضمیر مردہ نہ ہو چکی ہو یا جس کا دماغ ماؤف نہ ہو چکا ہو پیغام صلح کے شائع کردہ خطوط اور مولوی صاحب کے بغض و حسد کا مظاہرہ اور اندرونی جلن کا اظہار دیکھ کر پکار اٹھے گا۔ کہ اس شخص کا بغض انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ واقعات کی شہادت بہترین شہادت ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا روایت کے متعلق یہی مذہب تھا کہ خواہ کوئی روایت کتنی ضعیف ہو۔ جب واقعات اس کی تصدیق کر دیں تو اس روایت کو صحیح سمجھو۔ پس وہ روایت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو صحابیوں نے شائع کی اور حلفیہ شائع کی۔ جب واقعات اس کے شاہد ہیں تو کس منہ سے کوئی اسے جھٹلا سکتا ہے۔ پس مولوی صاحب کا جماعت سے علیحدہ ہونا۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دشمنی اور عناد رکھنا۔ اسی طرح ہوا جس طرح خدا کے مسیح نے کہا۔ پھر باحسرت کہنا

"مولوی محمد علی صاحب آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادے رکھتے تھے آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ"

(تذکرہ صفحہ ۷۶۴)

مگر ان لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قلبی تکلیف کو محسوس نہ کیا۔ حاصل مطلب یہ کہ مولوی صاحب کی جماعت احمدیہ سے علیحدگی۔ پھر علیحدگی کے وقت کی ریشہ دوانیاں اور بعد کی حرکات۔ یہ سب کچھ خدا کے نوشتوں کے مطابق ہوا۔ اور جب تک مولوی صاحب موصوف زندہ موجود ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قول کی صداقت کہ "ان کے منہ سے یزیدی بو آتی ہے۔" صادق ثابت ہوتا رہے گا۔

پس جس طرح پیغامی فتنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو اپنے عمل سے ظاہر کر رہا ہے۔ اسی طرح تازہ فتنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان مقدس کی صداقت کو الم نشرح کر رہا ہے۔ جس طرح یزیدی صفت لوگوں کی طرف اشارہ کیا گیا۔ اسی طرح اس قسم کے لوگوں کے متعلق بھی حضور نے لکھا۔ جسے آج ہماری آنکھیں پورا ہوتا دیکھ رہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"میں اس بات کا اظہار بھی مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ جس قدر لوگ میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہیں وہ سب کے سب ابھی اس بات کے لائق نہیں۔ کہ میں ان کی نسبت کوئی عمدہ رائے ظاہر کر سکوں۔ بلکہ بعض خشک ٹہنیوں کی طرح نظر آتے ہیں۔ جن کو میرا خداوند جو میرا متولی ہے۔ مجھ سے کاٹ کر جلنے والی لکڑیوں میں پھینک دے گا۔ بعض ایسے بھی ہیں کہ اول ان میں دل سوزی اور اخلاص بھی تھا۔ مگر اب ان پر سخت قبض وارد ہے۔ اور اخلاص کی سرگرمی اور مریدانہ محبت کی نورانیت باقی نہیں رہی بلکہ بلعم کی مکاریاں باقی رہ گئی ہیں۔"

(فتح اسلام)

یہ الفاظ پڑھنے کے بعد کیا کسی احمدی کے دل میں یہ خیال گذر سکتا ہے کہ یہ فتنے کیوں اٹھتے ہیں۔ ایسا ہونا ضروری ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"بوسیدہ دانت کی طرح بجز اس کے اب کسی کام کے نہیں کہ منہ سے اکھاڑ کر پیروں کے نیچے ڈال دئے جائیں۔ وہ تھک گئے اور درماندہ ہو گئے۔ اور نابکار دنیا نے اپنے دام تزویر کے نیچے انہیں دبا لیا۔ سو وہ عنقریب مجھ سے کاٹ دئے جائیں گے"

(فتح اسلام) کیا ہی بصیرت افروز کلام ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عین اسی قسم کے لوگ ہم نے اپنے سامنے دیکھے۔ ان کی بوسیدگی دیکھی۔ ان کا کاٹا جانا دیکھا۔ وہ تصویر جو حضور کی تحریرات نے ہمارے سامنے رکھی تھی اس کو ہم نے مجسم بنتے دیکھا۔ الغرض ہم تو یہ دیکھتے ہیں کہ تمام مفسدین کی فتنہ پردازیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے عین مطابق ہیں۔ اور وہی ہوا جو تو قوم تھا پس کیوں نہ قرن دل تر ہوں ہمارے ایمان۔ وہ بغض و عناد جو یہ لوگ اہل بیت سے رکھتے تھے ان کے مونہوں سے ظاہر ہو گیا۔ کاش یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس تنبیہ سے فائدہ اٹھاتے۔ کہ
"جاگو اور ہشیار ہو جاؤ۔ ایسا
نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ مبادا سفر
آخرت ایسی حالت میں پیش
آئے۔ جو درحقیقت الحاد اور
بے ایمانی کی صورت ہو۔ یقیناً
سمجھو کہ فلاح عاقبت کی تمام
امید و انحصار ان رسمی علوم پر ہرگز
نہیں ہو سکتا۔"
خاکسار :- قاضی محمد شبیر لائلپوری۔

مرکزی چندہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہٖ کا ارشاد

بیت المال کی طرف سے مختلف طریق پر بار بار اعلان ہو چکا ہے۔ اور صدر انجمن کے قواعد میں سے یہ ایک قاعدہ ہے۔ کہ مرکزی چندوں کا روپیہ اپنے طور پر روکنے یا خرچ کرنے کا کسی جماعت۔ یا فرد کو اختیار نہیں مگر باوجود اس کے ایک جماعت نے ۱۹۳۲ء میں مرکزی روپیہ کو دوسرے مصرف میں لانے کے لئے روک لیا۔ جس کی رپورٹ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہٖ کے حضور پہنچی۔ تو حضور نے حسب ذیل امور قاعدہ کے رنگ میں اپنے قلم سے تحریر فرمائے حضور کے اس ارشاد کو اطلاع عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنا بلا منظوری کسی صورت میں بھی جائز نہیں کام کر کے بعد میں منظوری لینا نہ صرف خلاف قانون ہے۔ بلکہ خلاف عقل بھی۔ کیونکہ اس طرح نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اگر اس قسم کی اجازت کسی جماعت کو دیجائے۔ تو یقیناً یہ مرض دوسری جماعتوں میں پھیل جائے گا پس اخبارات کے ذریعہ اعلان کر دیا جائے کہ کسی جماعت کو مرکزی چندہ خرچ کرنے کی خواہ امید منظوری ہی کیوں نہ ہو اجازت نہیں اور اگر کوئی انجمن آئندہ ایسا کریگی تو اس کے عہدہ داروں کو الگ کیا جائیگا۔

مکمل باورچی خانہ

کھانا پکانے کی سب سے بڑی کتاب ۔۔۳ صفحے کی ضخامت جس میں ۱۵ وضع کی روٹی ۲۰ وضع کے سالن ۲۱ وضع کے پلاؤ ہر قسم کی مٹھائی ۱۵ وضع کی ترکاریوں بیسیوں وضع کے اچار مربے چٹنیاں اور تقریباً ۲۰ وضع کے انگریزی کھانے اس کے علاوہ اکثر ایسے المرتیقل چٹنیاں نمک سلیمانی امرت دھارا وغیرہ جن کی ہر گھر میں ضرورت ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں بیماروں کے کھانے ہر مذہب کے لحاظ سے قیمت مجلد بارہ آنہ (۱۲/)

منیجر محشر خیال اردو بازار دہلی

ضرورت

دفتر ہذا کو اپنی موٹر کار کے لئے ایک ڈرائیور کی ضرورت ہے۔
ضرورت مند احباب جلد از جلد اپنی درخواستیں دفتر ہذا میں بھجوادیں۔ اور درخواست میں اپنی قابلیت تجربہ اور تاریخ بیعت کا ذکر کریں مقامی عہدیداران کی تصدیق ساتھ آنی چاہئے۔

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

عید مبارک

کی خوشی میں ہمارے کارخانہ کے مشہور تحفے عید تک نصف قیمت پر فروخت کئے جاوینگے فوراً آرڈر دے کر فائدہ حاصل کریں۔ یہ رعایت صرف عید تک ہے۔

	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
امیرانہ ریشمی مشہدی پشاوری لنگی درجہ خاص	دس۱۰ روپیہ	پانچ۵ روپیہ
امیرانہ ریشمی مشہدی پشاوری لنگی درجہ اول	سات۷ روپیہ	تین۳ روپیہ آٹھ آنہ
فینسی سوتی پشاوری لنگی درجہ خاص	چار۴ روپیہ	دو۲ روپیہ
فینسی سوتی پشاوری لنگی درجہ اول	دو۲ روپیہ	ایک۱ روپیہ
کلاہ پُرزر پشاوری درجہ خاص و اول	چھ۶ روپیہ و پانچ۵ روپیہ	تین۳ و اڑھائی۲½ روپیہ
کلاہ پُرزر پشاوری و کلاہ سادہ پشاوری فی درجن	اٹھارہ۱۸ روپیہ و نو۹ روپیہ	نو۹ روپیہ و چار۴½ روپیہ آٹھ آنہ
اصلی ریشمی رومال سائز کلاں درجہ خاص و اول فی درجن	بارہ۱۲ روپیہ و چھ۶ روپیہ	چھ۶ روپیہ و تین۳ روپیہ

ملنے کا پتہ :- علی بھائی اینڈ کمپنی سوداگران لنگی ٹپکہ پوسٹ بکس ۸ لودیانہ

مفرح یاقوتی

شادی ہوگئی !!!! آپ جو چیز چاہتے ہیں !!!! وہ یہ ہے

یہ مرد عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھایئے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالٰے کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرایئے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا عنبر موتی کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا امرا و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (۵ؔ) میں ایک ماہ کی خوراک۔

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں۔

مستورات کا فائدہ اسی میں ہے کہ اگر وہ کئی ایک علاج معالجہ کرانیکے باوجود ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہیں۔ تو وہ شفاخانہ رفاہ نسوان کی طرف فوراً رجوع کریں۔ شفاخانہ رفاہ نسوان کی مالکہ والدہ صاحبہ سید خواجہ علی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ ہیں۔ بے اولاد عورتوں کے علاج میں بہت پرانا تجربہ رکھتی ہیں۔ بلتیجار بے اولاد عورتیں انکی ادویہ سے صاحب اولاد ہو چکی ہیں۔ اگر آپ اولاد چاہتی ہیں۔ تو فوراً مفصل حالات مرض تحریر کر کے دوا طلب کریں۔ انشاء اللہ ضرور آپ کی گود ہری ہوگی۔ مکمل دوا کی قیمت ہر حال میں چار روپیہ سے زائد نہیں ہوگی۔ محصولڈاک علاوہ ہوگا۔ سیلان الرحم یعنی سفید پانی کا خارج ہونا۔ اس دوا کی قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے۔ ملنے کا پتہ :- شفاخانہ رفاہ نسوان قریب مکان حضرت مفتی محمد صادق صاحب قادیان پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیت المقدس ۲۱ ر اکتوبر۔ بیت المقدس اور فلسطین کے دوسرے علاقوں میں حالات بدستور بدتر ہو رہے ہیں چنانچہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج بیت المقدس کے یہودی سکولوں کا انسپکٹر جب اپنے دفتر میں داخل ہو رہا تھا کسی نے اس پر فائر کیا۔ اور وہ فوراً ہلاک ہو گیا۔

لکھنؤ ۲۱ ر اکتوبر۔ بجنور سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ کل شام حافظ محمد ابراہیم کانگرسی امیدوار کے ایک انتخابی جلوس پر بم گرنے سے چار اشخاص زخمی ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پشاور کے سرخ پوش اور دہلی کے احراری والنٹیروں کا ایک جلوس بجنور کے بازاروں میں گشت کر رہا تھا۔ کہ کسی نے اس پر بم پھینکا۔ جس کے نتیجہ میں چند اشخاص زخمی ہو گئے۔

لنڈن ۲۱ ر اکتوبر۔ کل سہ پہر مجلس عدم مداخلت کی سب کمیٹی کے اجلاس میں اطالوی نمائندہ سائینور گرانڈی نے کہا۔ "اٹلی اس امر سے اتفاق کا اظہار کرتا ہے کہ ہسپانیہ سے رضاکاروں کی واپسی کی نگرانی کرنے اور یہ معلوم کرنے کے لئے کہ محاربہ ہسپانیہ میں فریقین کی طرف سے لڑنے والوں کی صحیح تعداد کیا ہے۔ وہاں ایک بین الاقوامی کمیشن بھیجا جائے"

برلن ۲۱ ر اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اقتصادی اور تمدنی معاملات کے متعلق جرمنی اور افغانستان کے درمیان اشتراک عمل کی جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ وہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی ہے۔

قاہرہ ۲۱ ر اکتوبر۔ استنبول کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ترکی کی گذشتہ کابینہ کے مستعفی ہو جانے کے بعد جدید کابینہ میں حسب ذیل ارکان شامل ہیں۔ وزیر اعظم جلال بایار۔ وزیر داخلہ ڈاکٹر عبد الحق۔ وزیر خارجہ فتحی بے۔ وزیر مواصلات و اقتصادیات مارشل فوزی چقماق۔ وزیر جنگ۔ ہارنکل۔

کانپور ۲۱ ر اکتوبر۔ بلدیہ کانپور کے نائب صدر خان بہادر بشیر الدین احمد نے کانگرس میں شامل ہو کر خان بہادری کا خطاب ترک کر دیا ہے۔ چنانچہ گورنر یوپی کو انہوں نے خط لکھا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ میں "خان صاحب" اور "خان بہادر" کی سندات آپ کو واپس کر رہا ہوں۔

لاہور ۲۱ ر اکتوبر۔ سکھر سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ۲۰ ر اکتوبر کو مسلمانان سکھر کا ایک بہت بڑا جلوس نکلا۔ جس کی غرض یہ تھی۔ کہ سکھر کی ایک مسجد پر حکومت نے جو قبضہ کر رکھا ہے۔ اس کے خلاف مظاہرہ کیا جائے۔ مسجد مقفل ہے۔ اس کے گرد پولیس کا پہرہ ہے۔ مسلمان سول نافرمانی کے لئے آمادہ ہیں۔

شملہ ۲۱ ر اکتوبر۔ سپین وام کے علاقہ میں سرحدی لشکر اور برطانی افواج میں زبردست جنگ ہوئی۔ جس سے سرحدی لشکر کے بہت سے آدمی ہلاک ہوئے۔ نیز تین ہندوستانی سپاہی ہلاک ایک ہندوستانی افسر اور تین ہندوستانی سپاہی مجروح ہوئے۔

لنڈن ۲۱ ر اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ نیشنل لبرل کلب میں ایک تقریر کے دوران میں وائی کاؤنٹ سیمول نے کہا۔ کہ فلسطین کے متعلق کسی تصفیہ تک پہنچنے کے لئے یہودیوں اور عربوں کو لازم ہے کہ وہ اپنے اصل مطالبات میں تخفیف کریں۔ نیز کہا۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ ابھی یہودیوں اور عربوں کی ایک راؤنڈ ٹیبل کانفرنس منعقد کرنے کا وقت ہے یا نہیں تاہم مناسب ہے کہ مستقبل قریب میں اس قسم کی ایک کانفرنس منعقد کرنے کے لئے ابھی سے گفت و شنید کا سلسلہ جاری کر دیا جائے۔

امرتسر ۲۱ ر اکتوبر۔ چک مکند (متصل ریلوے سٹیشن خاصہ) سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کے سکھوں نے گاؤں کی مسجد اور مسافر خانہ کی چار دیواری کو گرا کر مسلمانوں پر کلہاڑیوں اور لاٹھیوں سے حملہ کر دیا۔ واقعات یہ ہیں۔ کہ مسجد کا دروازہ خستہ حالت میں تھا۔ اس لئے مسلمانوں نے اسے گرا کر از سر نو تعمیر کر دیا۔ اس پر چند سکھوں نے باہم مشورہ کر کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر مسجد و تکیہ کی ملحقہ دیوار کو شر انگیز نعروں کے درمیان گرانا شروع کر دیا۔ مسلمانوں کی مداخلت پر سکھوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے

مالٹا (بذریعہ ڈاک) دنیا میں سب سے زیادہ کوتاہ قامت عورت ریٹا فرینڈو جس کا قد صرف ۳۲ انچ تھا ۲۶ سال کی عمر میں فوت ہو گئی۔

سری نگر ۲۱ ر اکتوبر۔ دو بارقندیوں سے جنہیں ڈومل کے مقام پر پکڑا گیا۔ چار من سونا برآمد ہوا جو کشمیر کے سرکاری خزانہ میں جمع کر دیا گیا۔ ریذیڈنٹ کشمیر کے ایما پر ان بارقندیوں کو سری نگر لایا گیا ہے۔

امرتسر ۲۱ ر اکتوبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۲ آنے ۳ پائی سے ۳ روپے ۸ آنے تک نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے ۳ پائی۔ کھانڈ دیسی ۶ روپے ۱۵ آنے سے ۷ روپے ۱۱ آنے تک کپاس ۴ روپے ۵ آنے روئی ۱۱ روپے ۱۲ آنے سونا ۳۵ روپے ۱۰ آنے اور چاندی ۵۱ روپے ۴ آنے ہے

لنڈن ۲۱ ر اکتوبر۔ "ٹائمز" کا نامہ نگار مقیم روما لکھتا ہے کہ فلسطین میں برطانیہ کے انتقامی اقدامات کو روما میں برطانیہ کی جارحانہ نوآبادیاتی حکمت عملی کی ایک واضح مثال کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ نیز بیان کیا جاتا ہے۔ کہ حبشہ کی مسلم اقوام کے سرداروں نے تقسیم فلسطین کے خلاف مجلس اقوام کے برطانوی وزیر اعظم کے پاس احتجاج کیا ہے۔

لکھنؤ ۲۱ ر اکتوبر۔ آج سر سیتارام کی صدارت میں یوپی کونسل کا اجلاس شروع ہوا۔ جس میں یوپی کے کسانوں کی امداد کا ترمیمی بل منظور کیا گیا۔

شملہ ۲۱ ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کے کامرس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے انگلستان اور ہندوستان کے تجارتی معاہدہ کے غیر سرکاری مشیروں کو خطوط بھیجے گئے ہیں۔ کہ وہ بدستور مشیر بنے رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ لنڈن سے آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کی مراجعت کے بعد نومبر میں غیر سرکاری مشیروں کی ایک کانفرنس طلب کی جائے گی

لکھنؤ ۲۱ ر اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ضمنی انتخابات کے سلسلہ میں بجنور اور نجیب آباد میں تقریریں کرنے اور حلقہ انتخاب کا دورہ کرنے کے بعد مسٹر محمد علی جناح آج لکھنؤ وارد ہوئے۔ اور کلکتہ روانہ ہو گئے ہیں۔ آج پنڈت جواہر لال نہرو بجنور جاتے ہوئے لکھنؤ سے گذرے جہاں سے سر وزیر حسن اور دیگر کانگرسی کارکن ان کے ساتھ ہو گئے

سالٹ لیک سٹی۔ ۲۱ ر اکتوبر کل ایک طیارہ جو امریکہ سے اس جگہ پرواز کر رہا تھا۔ ایک بلند پہاڑ سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گیا۔ اس سلسلہ میں جو پارٹی اس کی تلاش کے لئے روانہ ہوئی تھی۔ اس نے اس امر کی تصدیق کر دی ہے کہ طیارہ کے تمام مسافر جن کی تعداد ۱۹ ہے ہلاک ہو گئے ہیں

مین پوری ۲۱ ر اکتوبر۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ایک فقیر کی موت کی وجہ سے حکومت کو ایک ہزار روپیہ حاصل ہوا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فقیر کی وفات کے بعد اس کے لاوارث ہونے کی وجہ سے پولیس کو اس کے سامان سے سیونگ بینک کی ایک پاس بک برآمد ہوئی۔ جس میں فقیر کے نام ایک ہزار روپیہ جمع تھا۔ چنانچہ سیونگ بینک کے روپیہ پر حکومت نے قبضہ کر لیا ہے۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی